یادرفتگان

پروفیسر عبدالواحد سجاد*

''خیر مجسم'' مولانا جلال الدین حقانی......ترے عشق میں زندگانی لٹادی
دارالعلوم حقانیہ کے عظیم قابل فخر فرزند

''نیکی مجسم ہوکر سامنے آگئی ہے، مجسم عربی زبان میں ثلاثی مجرد کے باب سے مشتق اسم مبالغہ کا صیغہ ہے، جو اردو میں بطور اسم صفت مستعمل ہے، اس کا مطلب ایک جسمانی شکل خیر مجسم سرتا پا خیر، بہت سی خوبیوں کا حامل، نیکوں کا مجموعہ، بے حد شریف ''واوین'' میں جو جملہ نقل کیا گیا ہے، وہ ایک امریکی فوجی جارج کرائل جو ایک کتاب ''دی چارلی ولسنز وار'' کا مصنف ہے، اسی کتاب میں اس نے چارلی ولسن کا یہ جملہ نقل کیا ہے، چارلی ولسن سویت یونین کے خلاف افغان وار میں امریکا اور مجاہدین کے مابین سہولت کار کے فرائض انجام دیا کرتا تھا، وہ ٹیکساس کی امریکی ریاست سے رکن کانگریس اور سی آئی اے کا مخفی طور پر انڈر کور نیول آفیسر تھا، وہ جلال الدین حقانی کے متعلق اکثر مذکورہ بالا جملہ کہا کرتا تھا، یہ ان دونوں کی بات ہے، جب حقانی اور اس قبیل کے لوگ مجاہد کہلاتے، انہیں امریکا میں ہیرو کا درجہ حاصل تھا، ان کا امریکا میں پروٹوکول دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا، اس وقت کے امریکی صدر رونالڈ ریگن خود ان کا استقبال کیا کرتے تھے، ان کے ساتھ میٹنگز ہوتیں، انہیں امریکا اپنا محسن گردانتا، نہ ان کی لمبی داڑھیوں پر کسی کو اعتراض تھا، نہ ان کی پگڑیوں پر، حقانی جو ''خیر مجسم'' تھے، نائن الیون کے بعد ''مجسم شر'' قرار پائے اور ان کے سر کی قیمت لگادی گئی، ان کے نام پر بنائی گئی تنظم'' حقانی نیٹ ورک'' دہشت گرد قرار پائی۔

مولانا جلال الدین حقانیؒ کا تعارف

جلال الدین حقانی ۱۹۳۹ء میں پیدا ہوئے، افغانستان کے صوبے پکتیا سے تعلق رکھنے والی اس اساطیری شخصیت نے نصف صدی کے لگ بھگ (۴۸ سال) جہاد میں گزارے، افغانستان پر سوویت قبضے

---

* معروف کالم نگار روزنامہ ''اسلام''

کے خلاف لڑنے کیلئے انہوں نے اپنے مادر علمی جامعہ حقانیہ کا تدریسی میدان چھوڑ کر عسکری میدان سنبھالا، وہ شہادت کی آرزو لئے دو سپر پاورز سوویت یونین اورامریکا کی افواج کے ساتھ دوبدو برسر پیکار رہے، وہ جن کی کمان میں ملامحمد عمر عام سپاہی کے طور پر لڑتے رہے اور جب حالات بدلے تو یہی کمانڈر ملامحمد عمر کے ہاتھ پر شرعی بیعت لیتا ہے اوردم آخریں تک اسی بیعت کو آگے بڑھاتا رہا، جلال الدین حقانی پر کیا کیا ڈورے نہیں ڈالے گئے، افغان فوج کا سربراہ بنانے کی پیشکش کی گئی،صوبوں کا مکمل انتظام ان کے سپرد کرنے کی آفر ہوئی لیکن جواب میں صرف ایک انکار تھا۔

مرد قلندر کی جرأت ایمانی

اس دور میں لوگ طاقت، اختیار،اقتدار اور روشن مستقبل کیلئے بھاگتے ہیں مگر اس مرد قلندر نے انکی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھا،کسی نے سوال کیا طاقت اور اقتدار سے آپ کو غرض نہیں تو پھر آپ کس چیز کے خواہاں ہیں؟ تو ایک لمحہ سوچے بغیر جواب تھا، اللہ کی رضا اور شافع محشر کے دربار میں سرخروئی چاہتا ہوں بس...... بوڑھا آدمی ہوں اور کتنے برس جی لوں گا، میں جاتے جاتے اپنی عاقبت کیوں خراب کروں؟ شرعی بیعت کیسے توڑوں؟ جہاد کیسے ترک کردوں؟ میں سفاک غیرملکیوں سے لڑنے میدان جہاد کی پکار پر لبیک کہتا ہوں،وہ آخری دم تک اپنے کہے پر قائم رہے۔ ملاعمر کے بعد ملااختر منصور اور ملا ہبت اللہ کے ساتھ شرعی بیعت پر قائم رکھی یہی شرعی بیعت افغان طالبان کی وہ روحانی اورفوجی قوت ہے، جسے امریکا اوراس کے اتحادی آج تک نہ سمجھ سکے،امریکی اورمغربی دانشور اورتھنک ٹینکس اس کا اندازہ لگانے سے قاصر رہے، جب شرعی بیعت کرلی جاتی ہے،تو وہ آخری سانس تک مؤثر رہتی ہے، یہی وجہ ہے کہ امریکا کی تمام تر کوششوں، سازشوں، ریشہ دوانیوں، ترغیبی اورترہیبی حربوں، اچھے اور برے طالبان کی اصطلاحوں کے باوجود افغان طالبان کو انتشار کا شکار کرسکا اور نہ ان کی قوت کا توڑ کرسکا۔

امیر المومنین ملامحمد عمر مجاہد سے بیعت

جلال الدین حقانی نے ۸۰ برس کے لگ بھگ عمر پائی، روس افغانستان سے صبغت اللہ مجددی اور برہان الدین ربانی برسر اقتدار آئے تو جلال الدین حقانی کو وزیر سرحدی امور بنادیا گیا مگر جب مجاہدین ایک دوسرے کے خلاف برسرپیکار ہوئے تو انہوں نے واپس خوست کی راہ لی، اسی سرپھٹول کے باعث جب مجاہدین کی قربانیاں رائیگاں ہوتی نظر آئیں تو ۱۹۹۶ء میں ملاعمر کی قیادت میں طالبان

نمودار ہوئے تو وہ ان کے ساتھ ہولئے اور ملا عمر کی بیعت کرلی اور اپنے بچوں طالبان کے ساتھ شانہ بشانہ رہے اور طالبان حکومت میں بھی وزیر رہے، امریکا آیا تو وہ بھی طالبان کے ساتھ روپوش ہوگئے مگر جہاد کی راہ پر کاربند رہے، واپسی ہوئی تو ان کے دیے ہوئے زخم امریکا اور اس کے اتحادی اب تک چاٹ رہے ہین، مغرب ان کے نیٹ ورک کا میدان میں مقابلہ نہ کرسکا ۲۰۱۲ء میں امریکا کے جانب سے اس نیٹ ورک کو دہشت گرد قرار دے دیا گیا ان پر مغرب جو الزام لگا تا رہا ہے، ان کا خلاصہ کچھ یوں ہے۔

مغرب کے لگائے گئے بے سروپا الزمات کا خلاصہ

☆ حقانی نیٹ ورک خودکش بمباروں کی بھاری کھیپ کے ذریعے امریکا کی زیر قیادت نیٹو افواج، افغان سیکورٹی فورسز اور افغان شہریوں کو نشانہ بنا کر جانی و مالی نقصان پہنچا تا ہے۔

☆ افغانستان میں کیے جانے والے بڑے حملے نیٹ ورک کرتا رہا۔

☆ یہ ایک بے رحم عسکری گروہوں میں سے ایک ہے، کابل اور دوسرے بڑے شہروں میں ٹرک بم دھماکوں اور دوسرے حملوں کا ذمہ دار بھی اسی نیٹ ورک کو قرار دیا جاتا ہے۔

☆ اسی گروہ کی محفوظ پناہ گاہیں پاکستان کے قبائلی علاقے میں ہیں۔

☆ افغان حکام کو قتل کرنے، تاوان کیلئے مغربی افراد بشمول کینڈا کے جوشوائبل اس کی امریکی بیوی کیٹلان کریمین اور ان کے تین بچوں کو قیدی بنانے کیلئے بھی حقانی نیٹ ورک کو موردوالزام ٹھہرایا جاتا ہے۔

☆ حقانی نیٹ ورک کا گڑھ شمالی وزیرستان ہے، اور میران شاہ سے اس کے جنگجو سرحد پار کرکے مشرقی افغانستان میں امریکا اور نیٹو افواج پر حملہ آور ہوتے اور نقصان پہنچا کر واپس اپنے گڑھ میں آجاتے ہیں۔

☆ حقانی نیٹ ورک میں اسامہ کے عرب جنگجو شامل ہیں اور القاعدہ کیساتھ اسکے قریبی روابط ہیں۔

☆ حقانی نیٹ ورک کو پاکستان خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی کی پشت پناہی حاصل رہی، جلال الدین حقانی کا شمار اس کے پسندیدہ کمانڈروں میں ہوتا ہے، وہ اسے روس کے خلاف کارروائیاں کرنے پر فنڈز اور ہتھیار مہیا کرتی رہی، اور البتہ اب دفاعی تجزیہ نگاروں کے مطابق اس نیٹ ورک پر آئی، ایس آئی کی گرفت کمزور پڑ گئی ہے۔

☆ حقانی نیٹ ورک کے جنگجوؤں کی پاکستان آمد کو روکنے کیلئے پاکستانی فوج نیم دلانہ کوششیں کرتی رہی، جس کے باعث وہ امریکا اور اتحادی افواج پر مہلک حملے کرتے رہے، اتحادی افواج کو سب سے زیادہ نقصان اسی نے پہنچایا، اسی لئے پاکستان سے اس کے خلاف کاروائی کے امریکا کی جانب سے مطالبات کئے جاتے رہے۔

بہرحال جلال الدین حقانی غاصب قوتوں کے خلاف جہاد میں زخمی ہوئے اور اپنے چار بیٹوں عمر حقانی، محمد حقانی، بدرالدین حقانی اور نصیر الدین حقانی اسی راہ میں شہید ہوئے، ان کے ایک بیٹے انس حقانی پانچ سال سے کابل جیل میں ہیں، سراج الدین حقانی، خلیل حقانی، اور ابراہیم حقانی زندہ ہیں، حقانی نیٹ ورک کی کمان اول الذکر کے پاس ہے، جلال الدین حقانی کی طرح سراج الدین کی سر کی قیمت بھی امریکا نے لگا رکھی ہے، جو ایک کروڑ ڈالر ہے، مگر وہ جہاد کی راہ کے راہی ہیں۔

کل جب تاریخ لکھی جائے گی، تو حقانی کو ''مجسم خیر'' لکھا جائے گا، جس نے جہاد کے فریضے کو نہ صرف جاری رکھا بلکہ اگلی نسلوں تک منتقل کیا اور مدرسہ منبع العلوم کی درسگاہ سے اٹھ کر میدان جہاد کا رخ کیا، خود شہادت نہ پاسکے مگر چار شہیدوں کے باپ کی حیثیت سے رخصت ہوئے، امریکا کی ترجیحات بدلیں تو ہم بھی بدل گئے، مگر جلال الدین حقانی نے اپنی ترجیح وہی رکھی اور آج امریکا ان کے دیئے زخم ہی چاٹ رہا ہے، اس کا فتح کا خواب چکنا چور ہو چکا اور بے سروسامانوں سے امن کی بھیک مانگ رہا ہے، جہاد کے عشق میں انہوں نے زندگانی لٹا کر سرخروئی حاصل کر لی۔ (بشکریہ روزنامہ ''اسلام'')